مناظرہ جھنگ
باہتمام
ابو العطار حافظ نعمت علی چشتی
مکتبہ فریدیہ
ایم اے جناح روڈ۔ ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
تاریخی اور عدیم المثال
روئیداد
مناظرہ جھنگ
مابین
شیخ الحدیث حضرت علامہ مولنا محمد اشرف سیالوی بریلوی
مولنا مولوی حق نواز صاحب (دیوبندی) خطیب جھنگ
ملنے کا پتہ
مکتبہ فریدیہ
جناح روڈ (ہائی سٹریٹ)
ساھیوال

نام کتاب ـــــــ "رودَادِ مناظرۂ جھنگ"

مناظرین ـــــــ مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی، و
مولوی حق نواز صاحب دیوبندی

موضوع مناظرہ ـــــــ "گستاخِ رسول کون ہیں؟ دیوبندی یا بریلوی

تاریخ انعقادِ مناظرہ ـــــــ ۲۷ اگست ۱۹۷۹ بمقام نول والا بنگلہ جھنگ

منصفین ـــــــ ۱۔ پروفیسر تقی الدین انجم، گورنمنٹ کالج جھنگ۔
۲۔ محمد منظور خان، ایڈووکیٹ "
۳۔ غلام باری، ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار "

زیرِ نگرانی ـــــــ ضلعی انتظامیہ، جھنگ۔

فیصلۂ منصفین ـــــــ ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی کو ان کے نسبتاً" وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں [1]

ناشر ـــــــ مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ ساہیوال۔

مؤید و محرک اشاعت ـــــــ ابو العطا نعمت علی چشتی سیالوی

صفحات کتاب ۲۹۶ ہدیہ:

ملنے کا پتہ: مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال

[1] منصفین کا دستخط شدہ فیصلہ تفصیلاً کتاب کے آخر میں برائے حوالہ و ملاحظہ منسلک ہے۔

کی شان اقدس میں گستاخی کرے اس کا خون حلال اور مباح ہے ۔

ملاحظہ ہوں ۔ شفا جلد ثانی صہ ۱۹۲ - ۱۹۴ الصارم المسلول لابن تیمیہ ،
جواھر البحار للعلامہ یوسف ابن اسماعیل نبہانی وغیرہ

الحاصل رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء اور اس جناب والا کی بے ادبی چونکہ اللہ کی جناب میں گستاخی و بے ادبی ہے لہذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ عظمت خداوندی کے تحفظ کے لئے ایسے لوگوں کو عبرتناک سزا دلوائی اور یہی صحابہ کرام اور اسلاف کرام کا طرزِ عمل رہا ہے ۔ اور آئمہ کرام کی عظیم اکثریت کا مختار یہ ہے کہ بارگاہ نبوی کا گستاخ اگرچہ توبہ بھی کرے تو وہ بھی دنیوی احکام کے لحاظ سے قابلِ قبول نہیں ۔ بلکہ بطور حدود تعزیر اس کو قتل کردیا جائے ۔ ورنہ ہر شخص گستاخی کرنے کے بعد کہہ دے گا کہ میں توبہ کرتا ہوں ۔ لہذا اس کی توبہ کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا جائیگا ۔ اس کی مرضی قبول کرے یا نہ ۔ دنیا میں ایسے شخص کا ناپاک وجود قابلِ برداشت نہیں ہے ۔

بارگاہِ نبوی میں گستاخی و بے ادبی آئمہ اسلاف کی نظر میں

کلام مجید اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات کے بعد اب ملاحظہ فرمائیے کہ اس معاملے میں آئمہ دین اور مقتدایانِ امت کا مذہب و مسلک کیا ہے ۔

امام ابوبکر بن منذر فرماتے ہیں ۔

۱ ۔ اجمع عوام اهل العلم علی ان من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقتل و ممن قال ذالک مالک ابن انس و اللیث و احمد و اسحاق وھو مذھب الشافعی ۔ قال القاضی ابو الفضل و ھو مقتضیٰ قول ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ولا یقبل توبتہ عند ھؤلاء

شفاء جلد ثانی صہ ۱۸۹ ۔ ردالمحتار جلد ثالث صہ ۳۰۰ تنبیہ الولاۃ جلد اول صہ ۳۱۶

کلاھما للعلامہ شامی مواھب مع الزرقانی جلد خامس ص۳۱۶ الصارم المسلول لابن تیمیہ ص۳

ترجمہ:۔ جمہور اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے اسے قتل کر دیا جائے۔ من جملہ ان اہل علم کے امام مالک ابن انس، لیث۔ احمد بن حنبل اور اسحاق ہیں یہی امام شافعی کا مذہب ہے۔ قاضی ابو الفضل فرماتے ہیں کہ یہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا مقتضیٰ ہے جو احادیث اور آثار و سنن کے ضمن میں درج ہو چکا ہے۔

۲۔ امام محمد بن سحنونؒ فرماتے ہیں:۔ اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المنتقص له کافر والوعید جاد علیہ بعذاب اللہ لہٗ وحکمہٗ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہٖ وعذابہ کفر

تمام علماء کا اس امر پر اجماع و اتفاق ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا اور آپ کی شانِ اقدس میں نقص نکالنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے تمام امت کے نزدیک اسکی سزا یہ ہے کہ اُسے قتل کر دیا جائے۔ جو شخص ایسے ذلیل اور خائب و خاسر کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ملاحظہ ہو ردّ المحتار جلد ثالث ص۳۰۴ تنبیہ الولاۃ جلد اوّل ص۳۱۶، ۳۲۷ مواہب مع الزرقانی جلد خامس ص۳۱۹ شفا ص۱۹ الصارم المسلول ص۲

۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں۔ ایما رجل سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذّبہ او عابہٗ او تنقصہٗ فقد کفر باللہ وبانت منہ امرأتہٗ فان تاب والاقتل۔

جو مسلمان شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ آپ کی تکذیب کرے عیب لگائے یا نقص نکالنے کی سعی ناپاک کرے تو وہ کافر ہو گیا اور اسکی بیوی اس سے جدا ہو گئی۔ اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ اسکو قتل کر دیا جائے۔ شامی جلد ثالث ص۳۰۲ تنبیہ الولاۃ والحکام جلد اوّل ص۳۲۲

اِن اقوال سے واضح ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب اقدس میں سب وشتم اور تنقیص وعیب جوئی بالاتفاق کفر ہے۔ اس میں کسی امام اور محدث ومفسر کا اختلاف نہیں ہے۔ اگر اختلاف ہے تو اس میں کہ فوراً قتل کر دیا جائے یا اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے۔ توبہ کر لے تو فبہا ورنہ اسکو قتل کر دیا جائے مگر اکثرین کا مختار یہی ہے کہ فوراً قتل کر دیا جائے۔ اور اسکی توبہ کا معاملہ آخرت پر چھوڑ دیا جائے۔

۴۔ ابن حاتم طلیطلی اندلسی نے دورانِ مناظرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ازراہِ استحقار واستخفاف یتیم ابیطالب اور علی حیدر کے سسر سے تعبیر کیا اور کہا کہ آپ کا زھد وفقر بوجہ مجبوری تھا ورنہ عمدہ اشیاء میسر ہوتیں تو ضرور استعمال کرتے لہٰذا یہ زھد وفقر اختیاری نہیں تھا اضطراری تھا تو اندلس کے تمام فقہاء نے متفقہ طور پر اس کے واجب القتل ہونے اور اس کے سولی پر لٹکائے جانے کا فتویٰ دیا۔ ملاحظہ ہو شفا شریف جلد ثانی ص ۱۹۲ نسیم الریاض مع شرح شفا لعلی قاری جلد رابع ص ۳۴۴

۵۔ امام ابو عبد اللہ بن عقاب مالکی سے ایک شخص کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا جس نے جبراً ٹیکس وصول کرنا چاہا تو مظلوم شخص نے کہا میں بارگاہِ رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰت میں تیری شکایت کروں گا تو اس نے کہا مجھے ٹیکس دے اور بعد میں وہاں شکایت کر لینا۔ اگر میں نے مال کا مطالبہ کیا ہے تو خود نبی علیہ السلام نے بھی کیا ہے۔ اگر میں بعض امور سے جاہل ہوں تو (العیاذ باللہ) نبی علیہ السلام بھی بعض امور میں جاہل تھے۔ تو امام ابو عبد اللہ نے اس شخص کے قتل کرنے کا حکم دیا کیونکہ اس نے سوال اور جہل کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے۔ نیز اس نے اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین سوال اور جہل میں برابری پیدا کر دی اور یہ کہہ کر کہ ہاں بارگاہِ نبوی میں شکایت کر لینا کمال بے نیازی بلکہ مکمل بے حیائی کا مظاہرہ کیا ہے۔

ابن حجر فرماتے ہیں ایسے شخص کے متعلق ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔

شفا جلد ثانی ص ۱۹۱ نسیم الریاض جلد رابع ص ۳۴۴

۶۔ فقہاء قیروان اور اصحاب سحنونؒ نے ابراہیم فزاری شاعر کے مرتد اور واجب القتل ہونے کا

فتویٰ دیا بلکہ اس کے متعلق شہادت مل گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام اور بالخصوص سید الانبیاء علیہ السلام کی شانِ اقدس میں تمسخر اور ٹھٹھہ بازی سے کام لیتا تھا۔

چنانچہ اُسے قتل کر کے سولی پہ الٹا لٹکا دیا گیا۔ اسی دوران اس کا منہ قبلہ سے پھر گیا تو سب مجمع نے فتویٰ کفر کی صحت اور درستگی ظاہر ہونے پر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ ایک کتے نے آکر اس کا خون پینا شروع کیا تو یحییٰ بن عمر فقیہہ نے کہا الحمد للہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا کہ کتا مومن کے خون میں منہ نہیں ڈالتا (اور یہ شخص چونکہ مرتد اور کافر تھا لہٰذا اس کا خون پینا شروع کیا) اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے فتویٰ کی صحت کی تائید فرما دی۔

۷۔ ہارون الرشید نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے متعلق فتویٰ طلب کیا جو بارگاہِ رسالت مآب علیہ افضل الصلوات میں سب و شتم سے کام لیتا ہو اور ساتھ ہی یہ ذکر کیا کہ بعض عراقی فقہاء نے کہا ہے کہ اُسے صرف کوڑے لگائے جائیں تو امام مالکؒ سخت غضبناک ہو گئے اور فرمایا۔

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَقَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ شَتْمِ نَبِيِّهَا مَنْ شَتَمَ الْاَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ شَتَمَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(جلد شفا وغیرہ)

اے امیر المومنین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیئے جانے کے بعد (بھی اگر گالیاں دینے والے زندہ رہیں) تو اس امت کو زندہ رہنے کا کیا حق ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کو سب و شتم کرے اسے قتل کر دیا جائے اور جو اصحاب کرام کو گالیاں دے اُسے کوڑے لگائے جائیں۔

سب و شتم اور نقص و عیب کے کلمات میں ارادہ اور قصد قائل کا اعتبار نہیں

بلکہ عرف اور تبادر کا اعتبار ہے

اب ذرا یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ سب و شتم والے کلمات میں قائل کا ارادہ اور قصد معتبر نہیں ہے۔

علامہ شامی فرماتے ہیں۔

۱۔ والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ھازلا اولاعبا کفر عند الکل ولا اعتبار باعتقادہ کما صرح بہ فی الخانیۃ ومن تکلم بھا مخطئا ومکرھا لا یکفر عند الکل ومن تکلم بھا عامدا کفر عند الکل ومن تکلم بھا اختیارا جاھلا بانھا کفر ففیہ اختلاف۔ شامی جلد ثالث ص ۳۹۳-۳۹۴

ترجمہ:۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو شخص کلمہ کفر زبان پر لائے اگرچہ ھزل ومزاح اور لہو ولعب کے انداز میں ہی ہو تو وہ سب علماء کے نزدیک کافر ہو جائے گا۔ اور خانیہ کی تصریح کے مطابق اسکے اعتقاد کا اعتبار نہیں ہے اور جس کی زبان سے کفریہ کلمات کا صدور ہوا مگر خطا یا اکراہ کی صورت میں تو وہ بالاتفاق کافر نہیں ہوگا اور جس شخص نے عمداً وہ کلماتِ کفریہ زبان سے ادا کئے اور ان کا کفر ہونا اُسے معلوم ہے تو وہ بھی بالاتفاق کافر ہو گیا اور جس شخص نے کلمات کفر زبان پر بالاختیار بلا جبر واکراہ جاری کئے مگر اس کو ان کا کفر ہونا معلوم نہیں تو اُس کے کافر ہونے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے

۲۔ مَنْ ھَزَلَ بِلَفْظِ کُفْرٍ اِرْتَدَّ وَاِنْ لَّمْ یَعْتَقِدْہُ لِلْاِسْتِخْفَافِ فَھُوَ کَکُفْرِ الْعِنَادِ : در مختار مع رد المحتار جلد ثالث ص ۳۹۲

ترجمہ:۔ جس نے بطور ھزل بلا ارادہ معنیٰ لفظ کفر زبان سے ادا کیا اگرچہ اس امر کا اعتقاد نہ بھی رکھتا ہو وہ بوجہ استخفاف اور لاپرواہی کے کافر ہو جائیگا یہ کفر کفر عناد کی مانند ہوگا۔ (جیسے ان کفار کا کفر جو دل سے صداقت نبوی اور حقانیت اسلام کو تسلیم کرتے تھے بوجہ بغض وعناد زبانی انکار کرتے تھے)

۳۔ اِنَّ مَنْ سَبَّ اَوْ اِنْتَقَصَہٗ بِاَنْ وَضَعَہٗ بِمَا یُعَدُّ نَقْصًا عُرْفًا قُتِلَ بِالْاِجْمَاعِ۔ مواہب مع زرقانی جلد خامس ص ۳۱۵

ترجمہ۔ بے شک جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرے یا عیب لگائے بایں طور کہ آپ کو ایسے امور کے ساتھ متصف ٹھہرائے جو عرفِ عام میں نقص شمار ہوتے ہیں تو اس امر پر اجماع ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے خواہ قائل نے ارادۂ سب وشتم نہ بھی کیا ہو کیونکہ ایسے امور کے صادر ہونے پر کارروائی نہ کی جائے تو بارگاہ نبوی کی جلالت وحرمت لوگوں کی نگاہوں میں باقی نہیں رہے گی۔ لہٰذا دینوی سیاست کا تقاضہ باجماع العلماء یہی ہے کہ اُسے قتل کر دیا جائے اور اس کا قلبی معاملہ اور اخروی انجام اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیا جائے۔

۴۔ قَالَ حَبِیْبُ ابْنُ الرَّبِیْعِ اِدِّعَاءُ التَّاوِیْلِ فِیْ لَفْظٍ صَرَاحٍ لَا یُقْبَلُ

مواھب مع الزرقانی جلد خامس صـ۳۱۶

حبیب ابن ربیع فرماتے ہیں کہ صریح الدلالات لفظ میں تاویل و توجیہہ کا دعویٰ ناقابلِ قبول و اعتبار ہے۔ ان تصریحات سے واضح ہو گیا کہ صریح الدلالات الفاظ جو بے ادبی و گستاخی پر دلالت کریں ان کا عمداً اور بلا جبر واکراہ بارگاہِ نبوی میں استعمال باوجود یہ معلوم ہونے کے کہ یہ الفاظ توہین و تحقیر پر دال ہیں کفر ہے۔ ان میں توجیہہ و تاویل کا کوئی جواز نہیں اور اس میں مرادِ متکلم نہ ہونے والا عذر قابلِ قبول نہیں ہے نیز الفاظ میں معانی وضعیہ کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ عرفِ عام میں ان کا جو مطلب و مفہوم ہوگا اسی پر حکم صادر ہوگا۔ ہاں جبر و اکراہ کی صورت میں ان کلمات کے زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوگا لہٰذا اس موقعہ پر بھی کوئی ایسا شخص یہودی یا نصرانی وغیرہ ذہن میں آجائے جس کا نام محمد یا احمد ہو مگر وہ اس نصرانی کو سب وشتم کرنے کی بجائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کرے اور عیب جوئی کرے تو قضاءً اور دیانۃً کافر ہو جائے گا کیونکہ اس صورت میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمداً سبّ وشتم کا نشانہ بنایا ہے نہ کہ جبراً و اکراہاً۔ ملاحظہ ہو عالمگیری جلد دوم صـ۲۸۳ مطبوعہ ہندوستان۔ جامع الفصولین جلد دوم صـ۲۲۱

۵۔ علامہ ابنِ تیمیہ نے کہا۔

بالجملہ من قال او فعل ما ھو کفر کفر بذالک وان لم